بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۲۵

ٹیلیفون نمبر ۳

الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ

قادیان

الفضل

یوم شنبہ

قیمت سالانہ اٹھارہ روپے

ماہوار ڈیڑھ روپیہ

جلد ۳۵ | ۳ ماہ ہجرت ۱۳۲۶ ہش | ۱۱ جمادی الثانی ۱۳۶۶ ہجری | ۳ مئی ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۰۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۲ ماہ ہجرت۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۱/۲-۷ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو گلے میں درد کی شکایت ہے۔ صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائی جائے۔ آج خطبہ جمعہ حضور ایدہ اللہ نے پڑھا۔

حضرت ام المؤمنین مدظلہا العالی کی طبیعت نزلہ اور گلے کی تکلیف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

حضرت پیر منظور محمد صاحب شدید بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا فرمائی جائے۔

مذہبی رواداری

خبر ہے کہ دہلی میں کوئی پچاس برہمنوں نے کونسل چیمبر کے سامنے مظاہرہ کیا ہے۔ اور مطالبہ کیا ہے کہ گؤکشی قانوناً ممنوع قرار دی جائے۔ ہندوستان کو اکھنڈ رکھا جائے۔ اور ایسے قوانین منسوخ کئے جائیں۔ جن کا ہندوؤں کے معاشرتی اور ذاتی امور پر برا اثر پڑتا ہے یہ تو بالکل ٹھیک ہے کہ کوئی قانون ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ جس سے کسی مذہب کے معاشرتی اور ذاتی امور پر برا اثر پڑتا ہو مگر سمجھ نہیں آتی۔ کہ گائے کے ذبح کرنے سے ہندوؤں کے کس معاشرتی یا ذاتی امر پر اثر پڑتا ہے۔ اگر ہندو گائے کو پوجتے ہیں۔ تو کسی کو اس میں دخل دینے کی ضرورت نہیں اور ہمارے علم میں کوئی ایسا قانون موجود نہیں۔ جس کا منشا ہندوؤں کو گائے کی پرستش سے روکنا ہو۔ یا ان کو گؤکشی پر مجبور کرتا ہو۔ ہاں اگر اس کے سوا کوئی ہندوؤں کے اور ایسے معاشرتی یا ذاتی امور ہیں جن پر قانون اثر انداز ہوتا ہو۔ تو بشرطیکہ ان کے منسوخ کرنے سے دوسروں کی حق تلفی نہ ہوتی ہو۔ ایسے قانون ضرور منسوخ ہونے چاہئیں۔ لیکن اگر ان مظاہرین کا مطلب یہ ہے کہ گاؤکشی سے ہندوؤں کے ایسے امور پر اثر پڑتا ہے۔ تو یہ ان کی سراسر سینہ زوری ہے ہندو جس طرح بھی چاہیں اس کی پرستش کر سکتے ہیں۔ کوئی ان کو نہیں روکتا۔ مگر ان کو سوچنا چاہیئے۔ کہ گائے ایک جانور ہے۔ اور یہ ضروری نہیں۔ کہ جس نقطہ نظر سے وہ اسے دیکھتے ہیں۔ اسی نقطہ نظر سے اسے دیکھنے کے لئے دوسروں کو مجبور کیا جائے۔ گاؤکشی قانوناً بند کرنے کا تو یہ مطلب ہوگا۔ کہ جو لوگ اس کی پرستش نہیں کرتے۔ ان کو بھی قانوناً اس کی پرستش پر مجبور کیا جائے۔ ہمیں اس سے غرض نہیں۔ کہ یہ لوگ کیوں ایک جانور کی پرستش کرتے ہیں۔ اگرچہ ہم اسے ایک بہت بڑی انسانی کمزوری خیال کرتے ہیں۔ لیکن ہم اس بات کے سخت مخالف ہیں کہ چونکہ ایک خاص فریق اس کی پرستش کرتا ہے۔ اس لئے دوسروں کو بھی قانوناً مجبور کیا جائے۔ کہ وہ بھی اس کا اسی طرح احترام کریں۔ جس طرح یہ خاص فریق کرتا ہے۔ اس طرح تو کل یہ بھی مطالبہ کیا جاسکتا ہے۔ کہ باقی لوگ بھی اسکو پوجیں اور اس کا پیشاب اور گوبر اسی طرح پوتر سمجھیں۔ جس طرح ہندو سمجھتے ہیں۔ بلکہ ایک بت پرست کہہ سکتا ہے۔ کہ چونکہ پتھر سے مورتی بنائی جاتی ہے۔ اس لئے اس کا بھی احترام کیا جائے۔ اور اس کو فرش وغیرہ کے لئے استعمال نہ کیا جائے۔ کیونکہ اس طرح وہ پاؤں کے نیچے آتا ہے۔ ہندوستان میں تو شائد ہی کوئی جانور یا درخت ایسا ہوگا۔ جس کی کوئی نہ کوئی پرستش نہ کرتا ہو۔ اگر سب کے لئے قانون بن جائے۔ تو یہاں زندگی دوبھر ہو جائے ہمارے دوستوں کو خیال کرنا چاہیئے۔ کہ ان کے سوا اور خیال کے لوگ بھی یہاں بستے ہیں۔ اور جس طرح وہ خود اپنے لئے مذہبی آزادی چاہتے ہیں۔ اور اپنے جذبات کے احترام پر مصر ہیں۔ اسی طرح دوسرے بھی آزادی چاہتے ہیں۔ اور نہیں چاہتے۔ کہ ان کے مذہبی جذبات میں کوئی مخل ہو۔

افسوس ہے کہ اتنی صدیوں کی غلامی جھیلنے کے بعد بھی ہندوؤں نے مذہبی رواداری کا اصول ابھی تک نہیں سیکھا۔ "اہنسا پرمو دھرما" کا یہ مطلب کسی طرح نہیں ہو سکتا۔ کہ ایک جانور کے لئے انسان کی جان لے لی جائے۔ اور یا اسے سخت سزا دی جائے۔ ہم افسوس کے ساتھ دیکھتے ہیں کہ ہندو ریاستوں میں ایک بچھڑے کے لئے بیسیوں آدمیوں کو سات سات سال تک قید کر دیا جاتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور ظلم کیا ہو سکتا ہے ہندو ریاستوں کا یہ رویہ سخت قابل مذمت اور اصلاح طلب ہے۔ اگر کسی خاص گائے کو جس کی ہندو عوام پرستش کرتے ہوں ایذا دی جائے۔ تو اس ایذا دہی کے لئے سزا مقرر کرنا تو بہرحال جائز ہے۔ لیکن ایک انسان جس کے مذہب میں گائے بھی دوسرے جانوروں کی طرح ایک معمولی جانور ہے۔ اور بطور خوراک کے استعمال ہو سکتی ہے۔ اس کے ذبح کرنے پر پابندیاں عائد کرنا ہرگز قرین انصاف نہیں۔ اور نہ اسکو رواداری کہا جا سکتا ہے۔ ہندوؤں کو اس ترقی کے زمانہ میں رواداری سیکھنا چاہیئے۔ اور خواہ مخواہ اپنے مذہبی جذبات دوسروں پر ٹھونسنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔

ہم نہیں خیال کرتے کہ دہلی میں یہ مظاہرہ کسی نیک نیتی سے کیا گیا ہے۔ بظاہر اس کو مذہبی رنگ دیا گیا ہے لیکن دراصل اس کی اغراض سیاسی ہیں۔ ان مطالبات سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوؤں میں ایسے لوگوں کی کثرت ہے۔ جو ابھی تک یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ ہندوستان ہندوؤں کی واحد ملکیت ہے۔ اور جو بھی حکومت آئندہ یہاں بنے۔ وہ فقط ہندوؤں کی حکومت ہو اس میں کسی غیر کا دخل نہ ہو۔ بظاہر تو شائد ایسا خیال کیا جائے۔ کہ یہ چند جنونی لوگوں کی باتیں ہیں۔ لیکن تھوڑے سے غور سے آدمی سمجھ سکتا ہے کہ ادنےٰ سے ادنےٰ ہندو سے

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

پنڈت نہرو تک کے دل میں یہی خیال ہیں۔ اور ہندوستان کی موجودہ سیاست میں جو الجھنیں پڑی ہوئی ہیں۔ ان کی بنا اسی خود غرضانہ ذہنیت پر ہے۔ ہر ہندو سمجھتا ہے۔ کہ یہ ہندوؤں کا ملک ہے باقی تمام مذاہب کے لوگ اس سے کوئی تعلق واسطہ نہیں رکھتے۔ ان کو یا تو یہاں سے نکل جانا چاہیئے۔ اور یا پھر ہندوؤں کا غلام بن کر رہنا چاہیئے۔ یہی فرقہ دارانہ ذہنیت ہے۔ جس نے آج تک ہندوستان کو غلام بنائے رکھا۔ اور آئندہ بھی ہندوستان کی مصیبتوں کا باعث بنے گی۔

تقسیم پنجاب کے خلاف مسلمانان پنجاب کے ریزولیوشن

بیگم پور

مسلمانان موضع بیگم پور کا ایک غیر معمولی اجلاس ہوا۔ جس میں حسب ذیل ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ (۱) ہم مسلمانان موضع بیگم پور عموماً اور جماعت احمدیہ بیگم پور خصوصاً اس تجویز کے متعلق کہ پنجاب کو دو حصوں میں تقسیم کیا جائے۔ باشندگان پنجاب کیلئے عموماً اور مسلمانان پنجاب کے لئے خصوصاً مضر اور نقصان دہ سمجھتے ہیں۔ اس لئے اس کے برخلاف پروٹسٹ کرتے ہیں۔ (۲) اگر بالفرض پنجاب کا دو حصوں میں تقسیم کیا جانا لابدی سمجھا جائے۔ تو ہم اس بات کو گورنمنٹ پر واضح کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ جن ضلعوں۔ تحصیلوں۔ تھانوں اور شہروں میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ خواہ وہ کتنی تھوڑی کیوں نہ ہو۔ انہیں بہرصورت مغربی پنجاب کے ساتھ شامل رکھا جائے۔ (۳) یہ کہ ان ریزولیوشنوں کی نقول ہز ایکسلنسی وائسرائے ہند نیو دہلی اور ہز ایکسلنسی گورنر پنجاب لاہور۔ اور حسب ذیل مسلمان اخبارات "انقلاب" لاہور۔ زمیندار لاہور۔ نوائے وقت لاہور۔ احسان لاہور۔ "الفضل" قادیان کو بھیجی جائیں۔ خاکساران مسلمانان بیگم پور۔

تلونڈی جھنگلاں

ہم مسلمانان ساکنان موضع تلونڈی جھنگلاں ضلع گورداسپور پنجاب باتفاق رائے جماعت احمدیہ و اہل سنت والجماعت یہ ریزولیوشن پاس کرتے ہیں۔ کہ اس وقت سکھوں اور ہندوؤں کی طرف سے پنجاب کی تقسیم کا جو سوال اٹھایا گیا ہے۔ کہ اسے دو حصوں میں تقسیم کیا جائے۔ یہ ملکی مفاد کے لئے سخت نقصان دہ ہے ہم اس کے شدید مخالف ہیں۔ اور اگر پنجاب کو بہر صورت تقسیم کرنا ہی ضروری سمجھا جائے۔ تو ہم یہ بات گورنمنٹ عالیہ پر واضح کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ جن ضلعوں۔ تحصیلوں۔ تھانوں اور شہروں میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ خواہ وہ کتنی ہی تھوڑی کیوں نہ ہو۔ انہیں مغربی پنجاب کے ساتھ شامل رکھا جائے۔ عین نوازش ہوگی۔ نوٹ:۔ ریزولیوشنز کی نقول گورنر جنرل اور گورنر پنجاب کی خدمت میں ارسال کی گئیں۔ ساکنان تلونڈی جھنگلاں۔

پھمبیاں ضلع ہوشیارپور

ذیل کا ریزولیوشن جملہ ممبران جماعت احمدیہ و جملہ مسلمانان موضع پھمبیاں نے بالاتفاق پاس کیا:۔ "اگر پنجاب کی تقسیم بہر صورت ضروری سمجھی جاوے۔ تو ہم جملہ مسلمان اس امر کو گورنمنٹ پر واضح کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ جن ضلعوں۔ تحصیلوں۔ تھانوں اور شہروں میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ خواہ وہ تھوڑی ہی کیوں نہ ہو۔ ان کو بہر صورت مغربی پنجاب کے ساتھ شامل رکھا جاوے"۔ خاکساران جملہ ممبران جماعت احمدیہ و جملہ مسلمانان موضع پھمبیاں ضلع ہوشیارپور۔

اٹھوال ضلع گورداسپور

آج مورخہ ۲۴/۴ کو زیر صدارت چودھری دین محمد صاحب امیر جماعت احمدیہ اٹھوال ضلع گورداسپور کا ایک نہایت اہم جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل ریزولیوشن پیش ہو کر بالاتفاق آراء منظور ہوا۔ (۱) قرار پایا۔ کہ اگر پنجاب کی بہر صورت تقسیم کرنا ضروری سمجھا جائے۔ تو ہم اس بات کو گورنمنٹ پر واضح کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ جن ضلعوں۔ تحصیلوں۔ تھانوں اور شہروں میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ خواہ وہ کتنی تھوڑی کیوں نہ ہو۔ انہیں بہرصورت مغربی پنجاب کے ساتھ شامل رکھا جاوے۔ (۲) پاس ہوا کہ اس کارروائی کی نقول ہز ایکسلنسی وائسرائے ہند نئی دہلی۔ ہز ایکسلنسی گورنر پنجاب اخبار "انقلاب" لاہور۔ "زمیندار"۔ "نوائے وقت"۔ "احسان" لاہور اور "الفضل" کو بھیجی جاویں۔ خاکساران مسلمانان اٹھوال ضلع گورداسپور

کاٹھگڑھ ضلع ہوشیارپور

آج مورخہ ۲۵/۴ کو بعد از نماز جمعہ جماعت احمدیہ کاٹھگڑھ کا اجلاس منعقد ہوا۔ اس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوا۔ (۱) کانگرس کی طرف سے جو مطالبہ پنجاب کی تقسیم کا پیش کیا جا رہا ہے۔ ہماری جماعت اس سے اظہار نفرت کرتی ہے۔ (۲) اگر بفرض محال پنجاب کو تقسیم کرنا ہی ضروری سمجھا جاوے۔ تو ہماری یہ استدعا ہے۔ کہ جن ضلعوں۔ تحصیلوں اور شہروں میں مسلمانوں کی اکثریت ہو۔ ان کو مغربی پنجاب کے ساتھ شامل رکھا جاوے۔ عبدالغنی خاں احمدی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کاٹھگڑھ ضلع ہوشیارپور

اضافہ حصہ وصیت

کراچی کے مندرجہ ذیل دوستوں نے حضور ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق اپنے حصہ آمد میں اضافہ فرمایا ہے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

(۱) مرزا فتح محمد صاحب۔ پہلے انہوں نے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت کی تھی۔ اب $\frac{1}{9}$ کی کر دی ہے۔
(۲) خورشید عالم صاحب " " $\frac{1}{10}$ " " " " $\frac{1}{9}$ " " " "
(۳) سید احمد علی صاحب مبلغ " " $\frac{1}{10}$ " " " " $\frac{1}{4}$ " " " "
(۴) اہلیہ سید احمد علی صاحب " " $\frac{1}{10}$ " " " " $\frac{1}{9}$ " " " "
(۵) عبدالحق صاحب رامہ " " $\frac{1}{10}$ " " " " $\frac{1}{9}$ " " " "
(۶) رحیم داد خان صاحب " " $\frac{1}{10}$ " " " " $\frac{1}{9}$ " "
(۷) لیفٹیننٹ کلیم احمد صاحب " " $\frac{1}{10}$ " " " " $\frac{1}{9}$ " "

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

تقرر امرائے جماعت ہائے احمدیہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل جماعتوں کے لئے اصحاب ذیل کو یکم مئی ۱۹۴۷ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۵۰ء تک تین سال کے واسطے امیر مقرر فرمایا ہے۔ (۱) پشاور۔ شیخ مظفر الدین صاحب۔ (۲) تہال ضلع گجرات۔ حاجی محمد الدین صاحب (۳) گورداسپور۔ مرزا عبدالحق صاحب (۴) پٹیالہ۔ مولوی سراج الحق صاحب۔ نائب امیر بابو کرم الٰہی صاحب۔ (۵) محمود آباد (جہلم) ملک عبدالغنی صاحب (۶) آنبہ (شیخوپورہ) سید لال شاہ صاحب (۷) گجرات۔ ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم۔

(نظارت علیا)

وقف جائیداد کے متعلق حضور کے تازہ ارشادات

(۱) ایک دوست نے حضور کی خدمت میں لکھا۔ کہ "میں اپنی نصف ماہ کی آمد وقف کرتا ہوں"۔ اس پر حضور نے ارشاد فرمایا۔ "اگر وقف ہو تو ایک ماہ کی آمد دینی ہے۔ اگر وقف نہیں۔ تو نصف۔ آپ وقف بھی کرتے ہیں۔ اور پیشی نصف کرتے ہیں" (۲) ایک خط پر حضور نے ارشاد فرمایا "جائیداد کا وقف تب ہے اگر اس کا $\frac{1}{100}$ (ایک ماہ کی) آمد سے زیادہ ہو۔ ورنہ ایک ماہ کی آمد کا مطالبہ ہے۔" (۳) ایک اور خط پر حضور نے یہ رقم فرمایا۔ جائیداد کے $\frac{1}{100}$ یا ماہوار آمد میں سے جو زیادہ ہو۔ اس کا وقف ہوتا ہے۔ (۴) ایک دوست نے لکھا۔ کہ کیا جائیداد کا $\frac{1}{100}$ اور ایک ماہ کی آمد دونوں دی جائیں۔ اس پر حضور نے ارشاد فرمایا "آمد زیادہ ہے۔ تو وہ۔ جائیداد کا $\frac{1}{100}$ زیادہ ہے تو وہ دینا ہے۔ دونوں نہیں"۔ مندرجہ بالا ارشادات سے یہ واضح ہے۔ کہ ایک ماہ کی آمد سے کم کا وقف قبول نہیں ہوگا۔ ص

غیر مبایعین سے مباہلہ کے متعلق جناب چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب بالقابہ کی خط و کتابت

ذیل میں ہم جناب چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب بالقابہ جج فیڈرل کورٹ کے تین مکتوب اور ایک اقتباس از تقریر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ جلسہ سالانہ ۱۹۴۶ء افادۂ عام کے لئے درج کرتے ہیں۔ پہلا مکتوب ایڈیٹر الفضل کے نام دوسرا جناب ڈاکٹر غلام محمد صاحب کے نام اور تیسرا جناب مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت غیر مبایعین لاہور کے نام ہے۔ ہم اپنی طرف سے کسی تبصرہ کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ احباب پڑھ کر خود اندازہ فرمالیں ۔ ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

8 York Road
New Delhi 28.4.47

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب الفضل! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

جلسہ سالانہ ۱۹۴۶ء کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خاکسار کو مولوی محمد علی صاحب کے مقرر کردہ نمائندہ کے ساتھ شرائط مباہلہ طے کرنے کے لئے اپنا نمائندہ مقرر فرمایا تھا۔ خاکسار کو ۶ اپریل کی شام کو محض اتفاقیہ طور پر معلوم ہوا کہ مولوی محمد علی صاحب نے ڈاکٹر غلام محمد صاحب کو اپنا نمائندہ مقرر فرمایا ہے چنانچہ ۱۰ اپریل کو خاکسار نے ڈاکٹر غلام محمد صاحب کی خدمت میں ایک عریضہ لکھا۔ اور ان سے دریافت کیا۔ کہ ان کی رائے میں کونسا طریق تصفیہ شرائط کے لئے مناسب ہوگا۔ ڈاکٹر صاحب کی طرف سے تو ابھی کوئی جواب اس عریضہ کا موصول نہیں ہوا لیکن اخبار پیغام صلح مجریہ ۲۳ اپریل ۱۹۴۷ء میں جو خطبہ جمعہ مولوی محمد علی صاحب کا چھپا ہے۔ اس میں اس معاملہ کے متعلق مولوی صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ اس کے ایک حصہ کے متعلق جس کا تعلق براہ راست خاکسار کی حیثیت نمائندہ کے ساتھ ہے۔ خاکسار نے ایک عریضہ مولوی محمد علی صاحب کی خدمت میں ارسال کیا ہے۔ ان دونوں عریضوں کی نقل ارسال ہے۔ احباب کی اطلاع کے لئے انہیں مع اس عریضہ کے الفضل میں شائع کر دیں۔ تو بہت ممنون ہونگا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تقریر کے اقتباسات جن کی نقل مولوی محمد علی صاحب کی خدمت میں بھیجی گئی ہے۔ اور جو ملفوف ہیں انہیں بھی شائع فرما دیں۔ والسلام

خاکسار ظفر اللہ خان

نقل مطابق اصل

Registered A/D

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

8 York Road
New Delhi 10/4/47

مکرمی جناب ڈاکٹر صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پچھلے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس تجویز کا اعلان فرمایا تھا۔ کہ حضور اپنی طرف سے ایک نمائندہ مقرر فرما دیں۔ جو مکرمی جناب مولوی محمد علی صاحب کے مقرر کردہ نمائندہ کے ساتھ شرائط مباہلہ کا تصفیہ کرلے۔ اس غرض کے لئے حضور نے خاکسار کو اپنی طرف سے نمائندہ مقرر فرمایا تھا۔ مجھے دو تین دن ہی ہوئے اس امر کی اطلاع ملی ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب نے آپ کو اپنی طرف سے اس غرض کے لئے نمائندہ مقرر کرنے کا اعلان فرمایا ہے۔ اب اس عریضہ کے ذریعہ ملتمس ہوں۔ کہ آپ خاکسار کو مطلع فرمائیں۔ کہ آپ کے نزدیک کونسا طریق تصفیہ شرائط کے لئے مناسب ہوگا خاکسار کی طرف سے یہ تجویز ہے۔ کہ اگر آپ اتفاق کریں تو اول فریقین ایک دوسرے کو ان امور کی فہرست اور تفصیل بھیجا کریں جو ان کے نزدیک مابہ النزاع ہیں۔ اس فہرست کے وصول ہونے کے بعد یہ طے کر لیا جائے کہ فریقین کے پیش کردہ امور میں سے کونسے ایسے ہیں۔ جن کے تصفیہ کے لئے مباہلہ کا طریق اختیار کیا جاسکتا ہے۔ اس وضاحت کے بعد شرائط مباہلہ طے کرلی جائیں۔ امید ہے آپ اپنی رائے سے خاکسار کو مطلع فرمائیں گے۔ والسلام

خاکسار ظفر اللہ خان

بخدمت مکرمی جناب ڈاکٹر غلام محمد صاحب
ریٹائرڈ سول سرجن۔ احمدیہ بلڈنگز۔ برانڈرتھ روڈ۔ لاہور

نقل مطابق اصل

Regd A/D

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

8 York Road
New Delhi 28.4.47

مکرمی مولوی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اخبار پیغام صلح مجریہ ۲۳ اپریل ۱۹۴۷ء میں آپ کا خطبہ جمعہ جو آپ نے ۱۸ اپریل ۱۹۴۷ء کو ارشاد فرمایا درج ہے۔ اس میں آپ کی طرف یہ عبارت منسوب ہے "اب دو تین دن ہوئے ایک خط سر ظفر اللہ خان صاحب کی طرف سے ڈاکٹر غلام محمد صاحب کو آیا ہے۔ جب آدمی آنکھیں بند کر لیتا ہے تو کس طرح سیدھی بات کو بھی الٹی (طرف) لے جاتا ہے۔ اس خط میں لکھا ہے۔ "پچھلے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین . . . . نے اس تجویز کا اعلان فرمایا تھا۔ کہ حضور اپنی طرف سے ایک نمائندہ مقرر فرما دیں۔ جو مکرمی جناب مولوی محمد علی صاحب کے نمائندہ کے ساتھ شرائط مباہلہ کا تصفیہ کرلے" . . . . . تعجب ہے کہ یہ خط لکھنے والے میاں صاحب کے نمائندہ ہیں۔ اور اتنا بھی پتہ نہیں۔ کہ جس بات کے لئے انہیں میاں صاحب نے نمائندہ بنایا۔ اس میں مباہلہ کا ذکر تک نہیں۔ اس میں تو صرف یہ ذکر ہے۔ کہ حلف اٹھائیں۔ اتنے بڑے آدمی ہو کر فیڈرل کورٹ کے جج ہو کر دین کے معاملہ میں کس طرح لاپرواہی سے کام لیتے ہیں۔ یہ بھی پتہ نہیں۔ کہ کس بات کے لئے انہیں نمائندہ مقرر کیا گیا ہے . . . . سر ظفر اللہ خان جیسا آدمی اس وقت جبکہ مسلمانوں پر ایسی مشکلات کا زمانہ ہے مباہلہ کے لئے لکھے۔ جس کی کوئی سند بھی نہیں۔ کیونکہ جن الفاظ کے ذریعہ سے وہ نمائندے بنے۔ ان میں مباہلہ کا کوئی ذکر نہیں۔"

آپ کی اطلاع کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی جلسہ سالانہ کی تقریر کے متعلقہ حصہ کے بعض اقتباسات کی نقل ملفوف ہے۔ جس سے آپ پر واضح ہو جائیگا۔ کہ خاکسار نے اس عریضہ میں جو ڈاکٹر غلام محمد صاحب کی خدمت میں لکھا اپنی طرف سے کچھ نہیں بڑھایا۔ اور انہی امور کے متعلق لکھا۔ جن کے متعلق خاکسار کو نمائندہ مقرر کیا گیا تھا۔ حضور نے اپنی تقریر کے متعلقہ حصہ میں وضاحت سے مباہلہ ہی کا ذکر فرمایا ہے۔ اور جہاں کہیں حلف کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ اس سے مراد مؤکد بعذاب حلف ہے۔ اور وہ مباہلہ ہی ہے۔ والسلام

خاکسار ظفر اللہ خان

بخدمت مکرمی جناب مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے
مسلم ٹاؤن۔ لاہور

اقتباسات تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۴۶ء

(از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۷ دسمبر ۱۹۴۶ء)

آج کا مضمون شروع کرنے سے پہلے میں اس مطالبہ مباہلہ کے متعلق کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں۔ جس کے سلسلہ میں آج کل مولوی محمد علی صاحب بہت کچھ پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ اس گفتگو کا سلسلہ اس طرح شروع ہوا۔ کہ ایک غیر مبائع دوست محمد اسلم صاحب بی۔اے جو لاہور میں رہتے ہیں۔ اور دراصل وہ سیالکوٹ کے باشندے ہیں۔ ان کی واقفیت ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم کے چھوٹے بھائی ملک فیض الرحمٰن صاحب فیضی سے جو ہمارے تعلیم الاسلام کالج میں پروفیسر ہیں۔ ہوئی۔ اس واقفیت کی بناء پر ان دونو کا آپس میں تبادلہ خیالات ہوتا رہتا تھا۔ ایک دفعہ فیضی صاحب نے مجھے ایک چٹھی لکھی۔ جس کا مضمون یہ تھا کہ :۔ پیغام صلح (۱۰ مارچ ۱۹۴۵ء) میں مولوی محمد علی صاحب نے مباہلہ کا چیلنج دیا ہے۔ اور محمد اسلم صاحب کہتے ہیں۔ کہ جب مولوی محمد علی صاحب نے بلا شرط مباہلہ پر اپنی آمادگی کا اظہار کر دیا ہے۔ تو حضور کو بھی مباہلہ سے انکار نہیں ہونا چاہیئے۔ مگر ساتھ ہی انہوں نے لکھا کہ جن امور پر انہوں نے مباہلہ کی دعوت دی ہے۔ ان میں سے بعض غیر متعلق اور بعض فیصلہ کن نہیں۔ اصل بناء اختلاف تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کا مسئلہ ہے۔ اس مسئلہ پر مباہلہ ہو جائے۔ تو باقی مسائل خود بخود حل ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے لکھا کہ میں نے اور محمد اسلم صاحب غیر مبائع دونوں نے مولوی محمد علی صاحب کو اس بارہ میں چٹھی لکھی ہے۔ کہ بجائے غیر متعلق امور پیش کرنے یا غلط باتیں دوسرے کی طرف منسوب کر کے ان پر مباہلہ کا مطالبہ کرنے کے آپ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عقیدہ نبوت کی تبدیلی کے مسئلہ پر مباہلہ کر لیں۔ اور اس بارہ میں اپنی منظوری سے اطلاع دیں۔

مجھے جب یہ چٹھی پہنچی۔ تو میں نے اس کے جواب میں انہیں لکھوایا کہ :۔ یہ بالکل درست ہے۔ کہ انسان مباہلہ اپنے مسلمہ پر کرتا ہے۔ نہ دوسرے کے اتہام پر۔ ہمارا یہ دعویٰ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آخری عمر میں نبوت کی تعریف میں تبدیلی کی ہے۔ اور (۲) یہ کہ آپ جب بھی نبوت کا انکار کرتے تھے۔ اس پہلی تعریف کے مطابق انکار کرتے تھے۔ دوسری تعریف کے مطابق آپ نے اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور وفات تک اسی پر قائم رہے۔ یہ ہمارا دعویٰ ہے۔ اور اس دعویٰ پر ہم مباہلہ کے لئے تیار ہیں۔ بشرطیکہ مولوی صاحب بھی ہمارے بعض بتائے ہوئے امور پر مباہلہ کے لئے تیار ہوں۔ انہیں بھی یہ حق ہوگا۔ کہ ہمارے بتائے ہوئے امر کے بارہ میں یہ اعلان کر دیں۔ کہ ان کا یوں دعویٰ نہیں۔ یوں ہے یا یہ کہ ان سے غلطی ہوئی۔ اب وہ اس غلطی پر قائم نہیں۔ مگر یہ طریق درست نہیں۔ کہ آدمی خود تو چیلنج دیتا چلا جائے۔ اور دوسرے کے چیلنج کو خاموشی سے گزار دے۔ انصاف یہ ہے کہ دونوں کو ایک سا حق دیا جائے۔" (الفضل ۲۲ اگست ۱۹۴۵ء)

حقیقت یہ ہے کہ جہاں تک میرے عقائد کا سوال ہے۔ مجھے ان پر موکد بعذاب حلف اٹھانے یا مولوی محمد علی صاحب سے مباہلہ کرنے میں کبھی کوئی عذر نہیں ہوا۔ اور نہ اب کوئی انکار ہے۔ مگر مولوی محمد علی صاحب میں یہ نقص پایا جاتا ہے۔ کہ وہ غلط عقائد میری طرف منسوب کرتے ہیں۔ اور پھر ان پر مباہلہ کا مطالبہ شروع کر دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ بات ظاہر ہے۔ کہ دوسرے کو موکد بعذاب حلف اس کے ذاتی عقائد کی بناء پر دی جاتی ہے۔ نہ کہ اپنے عقائد کو اس کی طرف منسوب کر کے ان پر حلف دی جاتی ہے۔ مثلاً اصل سوال جو ہمارے اور ان کے درمیان مابہ النزاع ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ آیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تعریف نبوت میں کوئی تبدیلی کی ہے یا نہیں۔ جو بات ہم پیش کرتے ہیں وہ یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بعد میں تعریف نبوت بدل لی تھی۔ عقیدہ نبوت نہیں بدلا۔ .... اصل بات یہ ہے۔ کہ قسموں قسموں میں فرق ہوتا ہے۔ جب تک قسم کو اسلامی حدود کے اندر نہ لایا جائے۔ اس وقت تک اللہ تعالےٰ کا عذاب اس کے نتیجہ میں نازل نہیں ہوتا۔ پس قسم کا مطالبہ کرنے والوں اور قسم کھانے والوں کو ان حدود میں لانا ضروری ہے۔ جو اسلام نے مقرر کی ہیں۔ اور مباہلہ کی صورت میں تو بہت ہی ضروری ہوتا ہے۔ کہ فریقین حلف اٹھانے سے پیشتر اپنے اپنے عقائد کو دلائل کے ساتھ اچھی طرح واضح کریں۔ تاکہ کوئی شخص غلط فہمی کا شکار نہ ہو جائے۔ اور ہر شخص سوچ سمجھ کر حلف اٹھائے۔ اگر ایک فریق اپنے عقائد کو بین واضح اور غیر مبہم الفاظ میں پیش کرتا ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ دوسرا فریق اس سے کترائے۔ اور بودے عذرات سے پیچھا چھڑانے کی کوشش کرے۔ میں جیسا کہ اعلان کر چکا ہوں۔ ہمیں اپنے عقائد پر مباہلہ کرنے سے ہرگز انکار نہیں۔ وہ ایک چھوڑ سو مباہلہ ہمارے ساتھ کر لیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے ڈرتے نہیں۔ کیونکہ خدا نے ہمیں اپنے براہ راست علم سے نوازا ہے۔ اور ہم جانتے ہیں۔ کہ حق ہماری طرف ہی ہے۔ لیکن سوال صرف یہ ہے کہ موکد بعذاب حلف اسلام کی قائم کردہ حدود کے ماتحت ہو۔ ورنہ واللہ باللہ ثم تاللہ سب دنیا کرتی پھرتی ہے۔ اور کسی پر عذاب نازل نہیں ہوتا۔ میرے نزدیک اس بات کا فیصلہ مضمون نویسی یا اخباری طریق سے نہیں ہو سکتا۔ میں اس غرض کے لئے مولوی محمد علی صاحب کے سامنے ایک اور تجویز پیش کرتا ہوں۔ ممکن ہے۔ اس طریق سے جلد کوئی فیصلہ کی راہ نکل آئے۔

میرے نزدیک بہتر ہوگا۔ کہ بجائے لمبے چوڑے مضامین لکھنے کے اس معاملہ کو نمائندگان کی وساطت سے طے کرنے کی کوشش کی جائے۔ چنانچہ میں اپنی طرف سے چودھری سر ظفر اللہ خاں صاحب کو نمائندہ تجویز کرتا ہوں۔ مولوی محمد علی صاحب بھی اپنی طرف سے ایک نمائندہ مقرر کر دیں۔ میں اپنے نمائندہ یعنی چودھری ظفر اللہ خاں صاحب کو اس بارہ میں اپنے مسلمات کی فہرست جن پر کہ ان سے مباہلہ کا مطالبہ کیا جائیگا۔ بھیج دوں گا۔ اسی طرح وہ بھی اپنے نمائندہ کے ذریعہ اپنے مسلمات کی فہرست اور میرے ان مسلمات کی فہرست جن پر وہ مجھ سے مباہلہ کا مطالبہ کرنا چاہتے ہیں۔ بھیج دیں پھر یہ دونوں نمائندے آپس میں مزید بات چیت کرتے رہیں گے۔ اگر مسلمات کی وہ فہرست جو مولوی محمد علی صاحب کے عقائد کے متعلق ہماری طرف سے پیش کی جائیگی۔ صحیح ہوگی۔ تو ان کا نمائندہ تصدیق کر دیگا۔ کہ یہ صحیح ہے۔ اور اگر کوئی سقم ہوگا۔ تو اسے دور کر دیا جائیگا۔ مثلاً اگر ان الفاظ میں جو طرفین پیش کریں۔ کوئی لفظی پیچ ہو۔ جو کہ عذاب کے نزول میں روک بن سکتا ہو۔ تو فریقین کو حق حاصل ہوگا۔ کہ وہ کہیں کہ یہ ایک ایسی بات ہے۔ کہ ممکن ہے کہ اسکی وجہ سے خدا تعالےٰ کا عذاب نازل نہ ہو۔ اس لئے اسے بدل دیا جائے۔ اسی طرح جو فہرست مولوی محمد علی صاحب کے مسلمات کی ہماری طرف سے پیش کی جائیگی۔ اس میں بھی اگر کوئی عقیدہ ایسا ہو۔ جس کے متعلق مولوی محمد علی صاحب کا نمائندہ کہے۔ کہ یہ عقیدہ ہم پہلے رکھتے تھے۔ اب چھوڑ چکے ہیں۔ یا ہمارا یہ عقیدہ کبھی بھی نہیں ہوا۔ تو ہم بھی اس پر موکد بعذاب حلف کا مطالبہ نہیں کریں گے۔ اگر مولوی محمد علی صاحب اس طریق فیصلہ کو قبول کر لیں۔ تو ممکن ہے۔ تصفیہ کی کوئی صورت نکل آئے۔ ورنہ سال دو سال کے بعد اعلان کر دینا کہ بھاگ گئے بھاگ گئے۔ لغو سی بات ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں بھی مخالفین اسی قسم کے اعلانات کرتے رہتے تھے۔ کہ بھاگ گئے بھاگ گئے۔ حالانکہ بھاگے وہ خود ہوتے تھے۔

امتحان کتاب "ہمارا خدا"

بعض امور کی بناء پر مقررہ امتحان جو مئی کے پہلے ہفتہ میں منعقد ہونا تھا۔ اب یکم جون کو ہوگا۔ جملہ مجالس کی طرف سے امیدواران کے نام جلد از جلد آ جانے چاہئیں۔ (مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

بحیثیت جماعت خدمتِ دین کی توفیق ملنا صداقت احمدیت کی دلیل ہے

بعض کور باطن اور سیاہ دل لوگ جماعت احمدیہ کی دینی خدمات کو بنظر استخفاف دیکھتے اور اسے ایک معمولی کام کہتے ہیں۔ کبھی انہوں نے حضراتِ تدبر سے کام لے کر یہ نہیں سوچا۔ کہ اس وقت بیسیوں فرقے اپنے آپ کو اسلام کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ مگر کوئی ایسا فرقہ یا جماعت نہیں۔ جسے اس چھوٹی سی مگر فدا کار جماعت کی طرح خدمتِ دین کی بے نظیر اور بے مثال توفیق ملی ہو۔

یہ عجیب بات ہے۔ کہ شیعہ جماعت کے نزدیک ان کے سوا کوئی بھی حقیقی مسلمان نہیں ہے۔ مگر اس ضلالت کے زمانے میں جب کہ اسلام پر چاروں طرف سے شرک و کفر اور بے دینی کے سخت حملے ہو رہے ہیں۔ اسلام کی ترقی تبلیغ اور اشاعت تو الگ رہی انہیں اسلام کی مدد اور ان حملوں کے دفاع کی توفیق بھی نہیں مل رہی۔ اسی طرح اہل حدیث حضرات کا دعویٰ ہے کہ اسلام کا حقیقی مغز اور صداقت ان ہی کے پاس موجود ہے۔ ان کے سوائے سب فرقے اسلام راہِ راست سے روگرداں ہو چکے ہیں مگر اسلام کو چاردانگ عالم میں پھیلانا اور اسے دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کی شاہراہ پر گامزن کرنا تو الگ رہا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اتنی بھی توفیق نہیں دیتا۔ کہ رات دن مرتد ہونے والے مسلمانوں کے سامنے ہی موثر انداز میں اسلام کی کچھ خوبیاں پیش کرکے ان کو اسلام پر ثابت قدم رکھ سکیں۔ پادریوں اور آریوں کی کفر و شرک کی پھیلائی ہوئی طوفانی آندھیوں نے مسلمانوں کو اٹھا اٹھا کر الحاد اور دہریت کے اتھاہ سمندروں میں پھینک دیا۔ مگر ان حامیانِ دین اور اجارہ داران اسلام کو ابھی تک اپنے حجروں سے نکلنے ہی کی توفیق نہیں ملی۔

پھر اس سے بڑھ کر حیران کن امر یہ ہے۔ کہ علماء احناف کے نزدیک حنفیت سے بے رخی اور اعراض کرکے حقیقی اسلام کی جستجو ایک بے فائدہ اور لاحاصل کام ہے۔ مگر مسلمان فوج در فوج عیسائیت میں داخل ہونا شروع ہو جائیں۔ تو انہیں پرواہ نہیں۔ یا وہ مرتد ہو کر جتھہ بہ جتھہ آریہ اور ہندو بننے شروع ہو جائیں۔ ان کی بلا سے۔ انہیں کچھ اس سے سروکار نہیں لیکن اگر کسی کو ان سے فقہ ابو حنیفہ رح کے کسی مسئلہ میں کچھ اختلاف ہو جائے تو وہ ان کے نزدیک پکا کافر اور گردن زدنی ہے۔

غرضیکہ اسلام میں جتنے بڑے بڑے فرقے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو اسلام کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اور ہر ایک کا یہی خیال ہے۔ کہ بس حقیقی اسلام کے علمبردار وہی ہیں۔ اور ان کے علاوہ ہر فرقہ راہِ راست سے دور ہے۔ لیکن ان میں سے کسی حضرات نے کبھی اتنا نہیں سوچا کہ ہم اسلام کی کیا خدمت کر رہے ہیں؟ ہاں ہر فرقہ یہ واویلا ضرور کر رہا ہے۔ کہ مسلمانوں میں انتشار اور تشتت پیدا ہو چکا ہے۔ وہ دن بدن ذلیل اور مقہور ہوتے جاتے ہیں۔ انہیں متفق اور متحد ہو جانا چاہیئے۔ مگر اس چیخ و پکار کا آج تک کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ اور اسلام روز بروز کمزور اور مضمحل ہوتا گیا۔

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا (کہف ع)

کہ میری یہ عادت نہیں۔ کہ جو لوگ میرے بندوں کو سچے دین اور حق باتوں سے ہٹا کر دوسری طرف لگا دیتے ہیں۔ اور ان کے متاعِ ایمان پر ڈاکہ ڈال کر ان کے ایمان کو ضائع کر دیتے ہیں۔ اور ان کی روحانیت کو پنپنے نہیں دیتے۔ ان کو کبھی اپنا بازو بناؤں یعنی ان سے اپنے دین متین کی کوئی اہم خدمت لوں۔ جو خود بے راہ و گمراہ ہیں۔ اور گندے اور جھوٹے عقائد رکھتے ہیں۔ ان کو میں سچے دین کی خدمت پر نہیں لگا سکتا۔

ہر آنکہ خود گم است کرا رہبری کند

اللہ تعالیٰ کے اس فرمودہ قانون کے مطابق کافروں۔ گمراہوں اور بے دین لوگوں کو دین کی نصرت اور ترقی کی توفیق نہیں ملتی۔

پس اب ہم نے دیکھنا ہے۔ کہ مُضِل کون ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے عضد کون ہیں۔ آیا وہ لوگ جو جماعت احمدیہ کو کافر، گمراہ اور بے دین و بے ایمان کہنے والے ہیں۔ وہ خود ان القاب کے مستحق ہیں یا جماعت احمدیہ۔

سو یہ ظاہر ہے۔ کہ اگر تو فی زمانہ جماعت احمدیہ آپس کی گھریلو الجھنوں میں پھنسی ہوئی ہے۔ اور آپس میں ایک دوسرے پر کفر بازی اور لعن طعن میں مصروف ہے۔ اور آئے دن اندرونی اختلافات کا شکار ہو کر اپنی شیرازہ بندی کا ریشہ ریشہ ادھیڑ رہی ہے۔ اور باہمی سر پھٹول سے اسے فرصت نہیں مل رہی۔ اور دینِ اسلام کی تبلیغ و اشاعت سے بے خبر یا سست ہو کر بیٹھی ہے۔ اسلام کی خدمت کی اسے توفیق نہیں مل رہی۔ تو پھر واقعی اس کا شمار زمرۂ مضلین میں ہونا چاہیئے۔ اور اگر اس مقدس جماعت کو کافر، گمراہ و بے دین کہنے والے باقی مسلمان فرقوں کی یہ حالت ہے جو ابھی اوپر بیان ہو چکی ہے۔ تو پھر ہر صاحبِ بصیرت بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ زمرہ اسفل السافلین اور جماعت المُضِلِّین کا لقب صحیح طور پر کس پر چسپاں ہو سکتا ہے۔

سو یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ جس طرح جماعت احمدیہ ایک خاص پروگرام اور انتظام کے ساتھ اسلام کی تبلیغ و توضیح اور اشاعت میں لگی ہوئی ہے۔ اور اس مقدس فریضہ کو سب کاموں سے مقدم سمجھ کر بجا لا رہی ہے۔ اس رنگ میں مسلمانوں کا کوئی فرقہ خواہ کتنا ہی متحد و منظم کیوں نہ ہو۔ اسلام کی تبلیغ کا کام نہیں کر رہا۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ خود حقیقی اسلام سے کوسوں دور ہیں۔ ان کا اسلام ان کی اپنی رسم و رواج اور اپنے من گھڑت خیالات اور قیاسات ہیں۔ ان کے عقائد ان کے اعمال اور افعال ان لوگوں سے کہیں بدتر ہیں۔ جن کو انہوں نے تبلیغ اسلام کرنا ہے۔ یہ خود اسلام سے بے خبر اور اس پر عمل پیرا ہونے سے گریزاں ہیں۔ بھلا ایسا مسلمان ایک ہندو۔ آریہ۔ سکھ۔ عیسائی اور یہودی کو خاک تبلیغ کرے گا۔ جو اپنے گندے عقائد اور واہیات رسم و رواج اور اپنی بدعملی و بدفعلی میں ان سے بھی کان کتر گیا ہے۔ یہی معنی ہیں۔ وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا کہ جو لوگ خود گمراہ و بے راہ اور کافر ہوتے ہیں۔ وہ دوسروں کی راہنمائی نہیں کر سکتے۔

مگر جماعت احمدیہ اپنے عقائد اور دلائل اور افعال و اعمال کے لحاظ سے ایک مضبوط چٹان پر کھڑی ہے اور کوئی فرقہ کسی لحاظ سے اس پر انگشت نمائی نہیں کر سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اس زمانے میں اعلاء کلمۃ اللہ کی بیش از بیش توفیق عطا کر رہا ہے۔

اس معمورۂ عالم کے کونے کونے میں احمدی مجاہد پہنچ رہے ہیں۔ کیا ان سر فروش مجاہدین کے باپ نہیں ہوتے یا بہن بھائی، رشتہ دار اور دوست نہیں ہوتے۔ یا بیوی بچے نہیں ہوتے جن کی محبت جو یا ان کے سینے میں ماں باپ بھائی بہن۔ دوستوں۔ رشتہ داروں اور بیوی بچوں سے محبت کرنے والا دل موجود نہیں۔

نہیں نہیں! ایسا ہرگز نہیں! انہیں بھی اپنے ماں باپ اور بھائی بہنوں دوستوں اور رشتہ داروں سے

الفت ہوتی ہے۔ مگر اللہ اور اس کے رسولؐ کی محبت ان سب محبتوں پر غالب آئی ہوتی ہے۔ جو اتنی بڑی قربانیاں کر رہی ہے۔

بعض ایسے ہوتے ہیں جو پانچ پانچ چھ چھ سال بلکہ اس سے بھی زائد عرصہ کے لئے تبلیغ حق کیلئے نکل جاتے ہیں اور پیچھے نہایت ہی بوڑھے ماں باپ کو چھوڑ جاتے ہیں۔ بعض ایسے بھی ہیں جنہوں نے اپنے عالم شباب کا زمانہ ہندوستان سے باہر تبلیغ میں گذار دیا۔ اور دس گیارہ سال کے بعد تجربت پہنچنے پر شادی کرائی۔ کئی ایسے بھی ہیں جن کی شادیاں ہونے والی تھیں یا شادی ہوئے تھوڑا عرصہ ہوا۔ مگر ایک لمبا عرصہ کیلئے باہر تبلیغ اسلام کو چلے گئے۔

اب غور کرنے کا مقام ہے کہ کیا وجہ ہے کہ احمدیوں ہی کو تبلیغ اسلام اور اس کی توسیع و اشاعت کی توفیق مل رہی ہے۔ مگر وہ فرقے جو اس کے علاوہ باقی سب فرقوں پر اللہ تعالےٰ کی رضامندی کے دروازے بند سمجھتے ہیں۔ ان کو اس خدمت کی توفیق نہیں ملتی۔ کیا اس کی یہ وجہ تو نہیں کہ وہ خود بے دین و بے راہ اور وہی کچھ ہو چکے ہیں جو کچھ وہ احمدیوں کو سمجھتے ہیں۔ پس کیا اسلام کے سب نام لیوا فرقے ٹھنڈے دل سے اس وجہ کو سمجھنے کی کوشش کریں گے۔ کہ کیوں اللہ تعالےٰ نے اسلام کی خدمت سے ان کو محروم رکھا ہوا ہے۔

حال ہی میں رشید احمد صاحب ... ہیڈ ماسٹر ... محمد ... مدرسہ احمدیہ قادیان

درخواستہائے دُعا

سید علی شاہ صاحب بی-ٹی-آئی جے ریلوے سندھ کا محکمانہ امتحان ہونے والا ہے۔ ملک فخر الدین صاحب درویش نارنگی دار الفضل دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ ڈاکٹر فضل کریم صاحب بالاکوٹ ضلع ہزارہ دو ماہ سے بیمار۔ احباب ان کے لئے دعا فرمائیں۔

میرے والد صاحب چوہدری جلال الدین صاحب احمدی آف گھٹیالیاں بعارضہ ... دمہ بیمار ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت کیلئے دعا کریں۔

غیر واقفین جائداد

ساری جائداد یا ایک ماہ کی آمد کا وقف قبول کیا جائے گا۔ لیکن نصف جائداد یا نصف ماہ کی آمد کا وقف قبول نہیں ہوگا۔ اس لئے جماعتیں اور افراد خیال رکھیں کہ جو لوگ نصف ماہ کی آمد کا یا جائداد کے ۱/۲۰۰ حصہ کی ادائیگی کا وعدہ کریں۔ وہ ناظر صاحب بیت المال کو مخاطب کریں۔ دفتر ہذا سے تعلق صرف واقفین کا ہے۔ غیر واقفین ناظر صاحب بیت المال کو خطاب کریں۔

(محکمہ وقف جائداد)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

ضروری خبریں

کانگرس اور تقسیم ملک

نئی دہلی یکم مئی آج کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس بھنگی بستی میں منعقد ہوا۔ جو پانچ گھنٹے سے زیادہ عرصہ تک جاری رہا۔ گذشتہ دنوں کانگرسی لیڈروں نے وائسرائے کے ساتھ جو ملاقاتیں کی تھیں ان کی روشنی میں ملک کی موجودہ سیاسی صورت حالات پر غور کیا گیا۔ کل اجلاس پھر منعقد ہوگا۔ ایک ذمہ دار کانگرسی لیڈر نے اس سلسلے میں بتایا کہ بعض کانگرسی زعماء نے پنجاب اور بنگال کی تقسیم کے متعلق جو رائے ظاہر کی ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کانگرس ملک کو تقسیم کرنے کے حق میں ہوگئی ہے۔ بلکہ اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ اول تو ملک کی وحدت کو برقرار رکھنے کی ہرممکن کوشش کی جائے۔ لیکن اگر تقسیم کے سوا کوئی چارہ نہ رہے۔ تو اس صورت میں بنگال اور پنجاب کو ضرور دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ کانگرسی لیڈروں نے وائسرائے کے ساتھ ملاقات کے دوران میں اس امر پر زور دیا ہے کہ وزارتی مشن کے ۱۶ مئی ۱۹۴۶ء کے اعلان کے مطابق ملک کی وحدت کو برقرار رکھنے کی پوری کوشش کی جائے۔ معلوم ہوا ہے کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی سرحد اور پنجاب کے معاملات پر بھی غور کرے گی۔

گاندھی جی کا بیان

نئی دہلی یکم مئی۔ گاندھی جی نے ایک تقریر میں کہا۔ میں نے مسٹر جناح کے ساتھ مل کر امن کی اپیل کرنے سے پیشتر وائسرائے پر زور دیا تھا کہ یہ اپیل صرف اسی صورت میں فائدہ مند ہو سکتی ہے جبکہ ہم دونوں صدق دلی کے ساتھ دھاڑ اور متشددانہ پالیسی کو قابل مذمت سمجھتے ہوں۔ آپ نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا۔ کہ ابھی تک پنجاب اور سرحد کے لوگوں نے اس اپیل پر عمل نہیں کیا حالانکہ اگر واقعی مسٹر جناح کا مسلم عوام پر بھاری اثر ہے تو انہیں اس اپیل پر عمل کرنا چاہئے تھا۔

عوام کے بنیادی حقوق اور دستور ساز اسمبلی

نئی دہلی یکم مئی۔ آج پھر دستور ساز اسمبلی کا اجلاس ہوا۔ جس میں عوام کے بنیادی حقوق کے بل کی چھ دفعات بحث و تمحیص کے بعد منظور کر لی گئیں۔ ایک دفعہ میں یہ کہا گیا ہے کہ مختلف یونٹوں اور شہریوں کو آزادانہ طور پر لین دین اور تجارت کرنے کا پورا حق ہوگا۔ ایک دوسری دفعہ کے مطابق ہر شخص کو اپنے مذہب پر چلنے اور اسکی تبلیغ اشاعت کی پوری آزادی حاصل ہوگی بشرطیکہ یہ آزادی ملک کے امن و امان۔ اخلاق صحت کے اصول کے منافی نہ ہو۔ دوسری دفعہ کے مطابق یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ ہر سکھ مذہبی طور پر کرپان اپنے پاس رکھ سکتا ہے۔ چوتھی دفعہ میں ۱۴ برس سے کم عمر کے بچوں سے سخت کام لینے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ وہ کانوں اور کارخانوں میں کام نہیں کر سکیں گے۔ پانچویں دفعہ کے مطابق ہر مذہبی طبقہ کو اپنے مخصوص معاملات کا فیصلہ خود کرنے کا حق حاصل ہوگا۔ مذہبی معاملات میں جو آمدنیاں ہوں گی ان پر کوئی ٹیکس نہیں لگایا جائے گا۔ چھٹی دفعہ میں ہندوؤں کے سب طبقوں میں مساوات قائم کرنے چھوت چھات دور کرنے اور سب کے لئے مندروں کے دروازے کھولنے کی سفارش کی گئی ہے

دہلی یکم مئی۔ آج شہر کے ہندوؤں سکھوں اور مسلمانوں کے لیڈروں پر مشتمل ایک جلسہ کیا گیا جس میں فرقہ وارانہ فسادات اور لوٹ مار کی مذمت کی گئی۔ دہلی کے ڈپٹی کمشنر نے بھی اس جلسہ میں شرکت کی اور تقریر کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ لوٹ مار اور قتل و غارت سے کسی فریق کو بھی کوئی سیاسی فائدہ پہنچنے کی امید نہ رکھنی چاہئے۔ عوام کو گاندھی جناح اپیل امن پر عمل کرنا چاہئے۔

کلکتہ یکم مئی۔ بنگال اسمبلی کی کانگرس پارٹی کے جنرل سیکرٹری مسٹر ... نے وائسرائے کے نام ایک ... تار ارسال کی ہے جس میں ان سے درخواست کی ہے کہ وہ بنگال کے معاملہ میں فوری طور پر مداخلت کر کے بنگال اسمبلی کے اجلاس کو ملتوی کرنے کا حکم دیدیں۔ تار میں کہا گیا کہ صوبہ کی فرقہ وارانہ بدامنی کی وجہ سے ضروری ہے کہ کانگرس پارٹی کے تمام ممبر اپنے اپنے حلقوں میں مقیم رہیں۔ ان کے علاوہ اسمبلی میں بعض ایسے بل پیش کئے جا رہے ہیں۔ جس کی نوعیت فرقہ وارانہ ہے اور جس کے متعلق اسمبلی کی مختلف پارٹیوں کے درمیان شدید اختلاف ہے۔ اگر وہ بل اس وقت میں پاس کئے گئے تو وہ مزید بدامنی کا موجب ہوں گے۔

کلکتہ یکم مئی حکومت بنگال نے ایک اعلان میں بتایا ہے کہ کلکتہ پولیس کے چند سپاہیوں پر اس الزام میں مقدمہ چلایا جا رہا ہے کہ انہوں نے گذشتہ دنوں ایک موقعہ پر جانی اور مالی نقصان پہنچانے میں حصہ لیا تھا۔ اس سلسلے میں پوری پوری تحقیقات کی جائے گی۔ اور الزام ثابت ہونے پر مناسب سزائیں ملیں گی۔ کل کلکتہ میں لوٹ مار۔ آتشزدگی اور اکا دکا حملوں کا چھ وارداتیں ہوئیں۔ شہر کے بعض مزید علاقے بھی فوج کے کنٹرول میں دیدئے گئے ہیں۔

پشاور یکم مئی سرحد گورنمنٹ نے ایک سرکاری اعلان میں بتایا ہے کہ کل پشاور چھاؤنی میں دو اشخاص مارے گئے۔ اس کے سوا صوبہ میں کوئی واقعہ نہیں ہوا۔ وائسرائے کے دورہ سرحد کے بعد سرحد کے کانگرسی لیڈر آپس میں مشورے کر رہے ہیں۔ چنانچہ کل سرحد کے دو وزراء نے سرحدی گاندھی خان عبدالغفار سے ملاقات کی

رنگون یکم مئی۔ اراکان کے باشندوں نے تحقیقاتی کمیشن کے سامنے ایک میمورنڈم پیش کیا ہے۔ جس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ برما کو آزادی دیتے وقت اراکان کو ایک آزاد اور خود مختار سٹیٹ تسلیم کر لیا جائے۔ اس سلسلے میں امید ہے کہ آج برطانوی پارلیمنٹ کے ہاؤس آف کامنز میں بحث ہوگی۔

کلکتہ یکم مئی۔ آسام کے نئے گورنر سر اکبر حیدری آج کلکتہ سے شیلانگ روانہ ہو گئے۔ کل آپ عہدے کا حلف اٹھائیں گے

پشاور یکم مئی سرحد گورنمنٹ نے ایک بیان میں بتایا ہے کہ زیادہ اناج مہیا کرنے کی مہم کے سلسلے میں حکومت نے ایک بورڈ مقرر کیا ہے۔ جو صوبہ کے ہر ضلع اور ہر تحصیل کا دورہ کرے گا

نئی دہلی۔ یکم مئی۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی پاکستان کا اصول مانتے ہوئے ملک کی ہندوستان اور پاکستان میں تقسیم کی تجویز مان لے گی۔ مگر اس کے ساتھ ہی پنجاب اور بنگال کی تقسیم کا مطالبہ بھی کیا جائیگا۔ مسٹر گاندھی نے ابتدا میں تقسیم بنگال کی شدید مخالفت کی تھی۔ اور بظاہر وہ ابھی تک اپنی پہلی پوزیشن پر قائم ہیں۔ مگر انہوں نے کانگرس ورکنگ کمیٹی کو اپنا ہم خیال بنانے کی کوشش نہیں کی۔ اس کے برعکس ان کی روش یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی کو آزاد چھوڑ دیا جائے۔ اور وہ جو پالیسی مناسب سمجھے اختیار کرے۔ مسٹر گاندھی ہائی کمان کے ممبروں کی رضامندی سے اعلان کر دیں گے۔ کہ کانگرس سے اب ان کا کوئی تعلق نہیں۔ اور قطع تعلق کی وجہ یہ دیں گے۔ کہ کانگرس نے پاکستان مان لیا ہے۔ اس چال سے مقصود یہ ہے کہ مسلمانوں کو متاثر کرنا کہ کانگرس نے ان کا مطالبہ مسٹر گاندھی کو ناراض کر کے مان لیا ہے!! انگریز کو مرعوب کرنا کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی نے ایثار کی حد کر دی۔ وہ اس سے آگے نہیں جا سکتی۔ اور ہندوؤں میں اپنی لیڈری قائم رکھنا۔ تا کہ جب ضروری ہو انہیں اپنے حسب منشاء کسی تحریک میں جھونکا جا سکے۔

ضرورت

دفتر ہذا میں چند محررین کی اسامیاں خالی ہیں جنکا گریڈ ۵۰-۲-۳۰ + ۱۴/۸ مہنگائی الاؤنس ہے کارکن نوجوان۔ محنتی۔ عمدہ صحت والے اور مخلص ہونے چاہئیں۔ درخواستیں ان امور کے ذکر کے ساتھ سب سے زیادہ ذمہ وار عہدہ دار کی تصدیق اور سفارش کے ساتھ پرائیویٹ سیکرٹری کے نام ۱۰ مئی تک پہنچ جانی چاہئیں۔ نوٹ۔ اگر پہلے کسی جگہ ملازمت کی ہو تو اسکا ذکر بھی لازمی ہے۔

پرائیویٹ سیکرٹری